سوال

نکاح میں ماموں کا ولی بننا

جواب

لحمد للہ.

ل :

نہیں بن سکتا؛ کیونکہ ولی عصبہ کے ساتھ مخصوص ہے، اور عصبہ مرد میں باپ پھر دادا، اور پھر بیٹا اور پھر بھائی، اور پھر بھتیجا، اور پھر چچا ائخ شامل ہوتے ہیں.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ین سے عصبہ مرد کے علاوہ کسی اور کو مثلا ماں جایا بھائی اور ماموں، اور ماں کا چچا، اور ماں کا نانا وغیرہ کو ولایت حاصل نہیں ہوتی، امام احمد نے یہ کئی ایک مقام پر بیان کیا ہے، اور امام شافعی کا قول بھی یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت یہی مروی ہے " انتہی

ن (13/7).

م :

ں کی بجائے لڑکی کے باپ کو اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا زیادہ حق ہے، اور اولاد کی تربیت میں کمی و کوتاہی کرنے سے باپ کی ولایت کا حق ساقط نہیں ہوجاتا، اور اسی طرح باپ کے غائب ہونے سے بھی اس کی ولایت ساقط نہیں ہوگی، ہاں والد اس طرح غائب اور منقطع ہو کہ اس تک پہنچنا اور اس سے رابطہ کر

پنے والد کو اس رشتہ کے متعلق بتاتے، تا کہ وہ آپ کے نکاح کی ذمہ داری پوری کرتا، یا پھر کسی دوسرے شخص کو اپنا وکیل بناتا جو آپ کے نکاح کی ذمہ داری پوری کرتا، اور اگر وہ انکار کر دیتا اور رشتہ بھی برابری اور کفو والا تھا تو یہ ولایت اس کے بعد والے ولی میں منتقل ہوجاتی، اور وہ دادا ہے اگر موجود تھا تو.

م :

ن ہوا ہے اس کی بنا پر آپ کا نکاح بغیر ولی کے ہوا ہے، اور جمہور علماء کے ہاں ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں، اور امام ابو حنیفہ کے ہاں صحیح ہے.

احادیث کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں.

پ کے ملک میں عدالتی اور قاضیوں کا نظام حنفی مسلک کے مطابق ہے تو پھر ولی کے بغیر نکاح صحیح ہے، اور یہ نکاح چلے گا، اور نہیں ٹوٹتا.

یث کی رو سے یہ نکاح باطل ہے، کیونکہ ولی کے بغیر ہوا ہے.

آپ کے ہاں قاضیوں کا نظام نہیں ہے تو پھر یہ نکاح لغو اور ختم ہے، پھر اگر آپ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں تو ولی کی موجودگی میں نکاح کی تجدید کر لیں.

قدامہ رحمہ اللہ نے ولی کے بغیر نکاح صحیح نہ ہونے کا فیصلہ کرنے کے بعد کہا ہے :

ح کے صحیح ہونے کا فیصلہ کر دے تو اس نکاح کو توڑنا جائز نہیں، کیونکہ یہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے، اور اس سلسلہ میں وارد شدہ احادیث میں تاویل کرنا ممکن ہے، بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے " انتہی بتصرف.

ن (6/7).

ور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا :

ایک لڑکی کی شادی اس کے ماموں نے کر دی تو کیا یہ صحیح ہے ؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اح صحیح نہیں، کیونک عقد نکاح میں ولی کی شرط ہے، اور ماموں نکاح میں ولی نہیں ہوتا، اس لیے جب ولی ہی مفقود ہو تو نکاح فاسد ہے، جمہور اہل علم کا قول یہی ہے، اور مذہب میں مشہور بھی یہی ہے، انہوں نے درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں"

سے پانچوں نے روایت کیا ہے اور ابن مدینی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے، اور اگر اس کے ساتھ دخول ہوجائے تو اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی وجہ سے اسے پورا مہر دینا ہوگا، اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی کوئی نہیں اس کا سلطان یعنی حکمران ولی ہے "

سے احمد اور ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے.

ی ہو (یعنی خاوند دعوی کرے کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے) تو اس دعوی کو سننے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے اور نکاح قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ان کے نکاح کی تجدید کر دی جائیگی، اور وہ عدت کی محتاج نہیں، کیونکہ پانی اسی کا ہے.

وہ ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں) ان میں علیحدگی کرا دی جائیگی، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اسے طلاق دے، کیونکہ عقد فاسد طلاق کا محتاج ہوتا ہے.

اور اگر وہ طلاق دینے سے انکار کر دے تو حاکم اس عقد نکاح کو فسخ کر دیگا" انتہی

م (73/10).

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

98546